عنوان: بکری یا دنبی کے ایک سال سے کم عمر بچوں پر زکوۃ واجب ہو گی یا نہیں		
کتاب: زکوۃ	باب: جانوروں کی زکوۃ	فصل:......
فتوی نمبر: 534	تاریخ: 7 صفر المظفر 1448ھ / 22 جولائی 2026	

سؤال: بکریوں اور دنبہ کا نصاب زکوۃ 40 عدد جو ایک سال یا اس سے زائد ہوں پر ایک بکری یا دنبہ واجب ہوتی ہے، اب سؤال یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس اگر 30 عدد بکریاں یا دنبہ ایک سالہ ہوں اور 10 عدد دنبہ یا بکریاں ایک سال سے کم ہوں تو ان چھوٹوں کو بڑوں کے ساتھ ملا کر زکوۃ واجب ہو گی یا نہیں؟ کیونکہ زکوۃ واجب ہونے کے لئے حولان حول اور سائمہ ہونا شرط ہے، اور بچوں پر حولان حول نہیں ہوا۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلما

واضح رہے کہ اگر دنبے اور بکریاں ایک سال سے کم عمر تنہا ہوں اور ان کے ساتھ ایک سالہ بکری یا دنبہ نہ ہو تو ان پر زکوۃ واجب نہیں ہوتی، چاہے ان کی تعداد جتنی بھی زیادہ ہو جائے لیکن اگر یہ ایک سال سے کم عمر بچے، بڑوں کے ساتھ مل جائیں تو بڑوں کے تابع ہو کر ان پر زکوۃ بھی واجب ہوتی ہے، اور ان کے ذریعہ سے نامکمل نصاب کی تکمیل بھی ضروری ہوتی ہے۔

لہٰذا صورت مسؤلہ میں اگر کسی شخص کے پاس ایک سالہ تیس عدد دنبے یا بکریاں ہوں اور دس عدد ایک سال سے کم عمر دنبے یا بکریوں ہوں تو بچوں کو بڑوں کا تابع کر کے نصاب مکمل ہو جائے گا اور زکوۃ واجب ہو گی۔

فتاوی شامی میں ہے:

«نِصَابُ الْغَنَمِ ضَأْنًا أَوْ مَعْزًا) فَإِنَّهُمَا سَوَاءٌ فِي تَكْمِيلِ النِّصَابِ وَالْأُضْحِيَّةِ وَالرِّبَا لَا فِي أَدَاءِ الْوَاجِبِ وَالْأَيْمَانِ (أَرْبَعُونَ وَفِيهَا شَاةٌ)»

«قَوْلُهُ: فِي تَكْمِيلِ النِّصَابِ) فَإِنْ نَقَصَ نِصَابُ الضَّأْنِ وَعِنْدَهُ مِنْ الْمَعْزِ مَا يُكْمِلُهُ أَوْ بِالْعَكْسِ وَجَبَتْ فِيهِ الزَّكَاةُ، وَكَذَا لَوْ كَانَ الْمَعْزُ نِصَابًا تَامًّا تَجِبُ فِيهِ»

(کتاب الزکوۃ، باب زکوۃ الغنم 5 / 494، 493 مقولہ 8020 ط رشیدیہ ت فرفور)

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹرو ول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

«وَ) لَا فِي (حَمَلٍ) بِفَتْحَتَيْنِ وَلَدِ الشَّاةِ (وَفَصِيلٍ) وَلَدِ النَّاقَةِ (وَعُجُولٍ) بِوَزْنِ سِنَّوْرٍ: وَلَدِ الْبَقَرَةِ؛ وَصُورَتُهُ أَنْ يَمُوتَ كُلُّ» «الْكِبَارِ وَيَتِمُّ الْحَوْلُ عَلَى أَوْلَادِهَا الصِّغَارِ (إلَّا تَبَعًا لِكَبِيرٍ) وَلَوْ وَاحِدًا».

(کتاب الزکوۃ، باب زکوۃ الغنم 5 / 501،500 ط رشیدیہ ت فرفور)

فتاوی ہندیہ میں ہے:

«لیس فی الحملان والفصلان والعجاجیل صدقة عند أبی حنیفة - رحمه الله تعالی - وهو آخر أقواله، وهو قول محمد - رحمه الله تعالی - وإذا كانت فيها واحد من المسان جعل الكل تبعا له فی انعقادها نصابا دون تأدية الزكاة كذا فی الهداية. حتی لو كان له أربعون حملا إلا واحدة مسنة تجب شاة وسط فإن كانت المسنة وسطا أو دونه أخذ».

(کتاب الزکوۃ، الباب الثانی فی صدقۃ السوائم، الفصل الخامس فیما لا تجب فیہ الزکوۃ 1 / 178 ط رشیدیہ)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (رجسٹرڈ) کراتشی پاکستان

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی